Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸ / ۳۳ | ۱۱ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ ۹ شہادت ۱۳۵۸ھش ۹ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ان دنوں پھر بہت زیادہ ناساز ہے۔ ٹانگوں میں کمزوری اور درد کی بہت تکلیف ہے جس کی وجہ سے آپ چل پھر نہیں سکتیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ بوجہ علالت موصول ہونے والے خطوط کا جواب لکھنے سے قاصر ہیں تاہم جملہ بھائیوں اور بہنوں کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین ۔۔۔ احبابِ جماعت حضرت سیّدہ مدظلہا کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

حسرت کی موت سے بچنے کا طریق

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

دو روزہ عمرِ خود در کارِ دیں کوشید اے یاراں
کہ آخر ساعتِ رحلت بصد حسرت شود پیدا

ترجمہ:۔ دوستو اپنی عمر کے ان بقیہ چند دنوں میں دینی مقاصد کے لئے کوشش کرلو کیونکہ آخر کوچ کی گھڑی سینکڑوں حسرتیں لئے آ کھڑی ہوگی۔

حضور اقدسؑ فرماتے ہیں کہ مومن کو چاہئے کہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ دین میں صرف کرے تا کہ بالآخر حسرت کی موت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ مالی جہاد کا زمانہ ہے ہمیں چاہئے کہ مالی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیں بلکہ حسرت کی موت کی بجائے ہم اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی بشارت حاصل کر لیں۔ ان عظیم ذمہ داریوں کے پیشِ نظر مالی جہاد سے تعلق رکھنے والے عہدیداران براہِ کرم اپنی زندگی کا ہر لمحہ راہِ خدا اور خدمتِ دین میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و مددگار ہو۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء بعد نماز جمعہ مسجد اسلامیہ پارک میں خدام کی تربیتی کلاس منعقد ہوگی۔ حلقہ کے تمام خدام سے شرکت کی درخواست ہے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ
اسلامیہ پارک۔ لاہور)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

یاد رکھو زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو

ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے، ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ:۔

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ ... الخ (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنۡ سَھۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ: فَوَاللّٰہِ لَاَنۡ یَّھۡدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیۡرٌ لَّکَ مِنۡ حُمۡرِ النَّعَمِ۔ (مسلم کتاب الفضائل)

ترجمہ:۔ حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ خدا کی قسم تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی نبوّت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے۔ مگر آپ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہ کی یہاں تک کہ جب ابوطالب آپؐ کے چچا نے لوگوں کی شکائتوں سے تنگ آکر کہا اُس وقت بھی آپؐ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ مَیں اس کے اظہار سے نہیں رُک سکتا آپ کا اختیار ہے میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امرِ حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اُس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور اندازِ بیان ایسا ہونا چاہیئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲۴)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ر جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۹ر شہادت ۱۳۵۸ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت پکڑنے کا قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گزشتہ نافرمان قوموں اور اُن کی نافرمانیوں، ظلم، زیادتیوں اور فساد انگیزیوں کا اور اُن کے انجام کا خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس کا مقصد جیسا کہ اُس نے خود فرمایا ہے یہ ہے کہ اوّل تو وہ لوگ جو ابھی تک اسلام پر ایمان نہیں لائے ہیں اور ظلم اور فساد کی راہ پر گامزن ہیں سابقہ نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کریں دوسرے یہ کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ بھی اِس امر سے آگاہ ہوں کہ اگر وہ ایمان لانے اور راہِ ہدایت پر آجانے کے باوجود کبھی اور کسی زمانہ میں اپنی کثرت اور قوت و طاقت کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر سابقہ نافرمان قوموں کی روش اختیار کریں گے اور نشاناتِ الٰہی کی تکذیب یا ناقدری کر کے ظلم کی راہ پر گامزن ہوں گے یا فساد فی الارض کے طریقوں کو اپنائیں گے تو انہیں بھی اُسی قسم کے عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جس سے ماضی میں سابقہ نافرمان قومیں دوچار ہوئی تھیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی نافرمان قوموں اور ان پر آنے والے عذابوں کا ذکر کیا ہے وہاں اِس امر کی طرف ضرور توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ان کی نافرمانی کا کیا انجام ہوا۔ پھر جہاں جہاں اس نے اِس امر کی طرف توجہ دلائی ہے اس میں اُس کے مخاطب کافر اور مومن سب ہی ہوتے ہیں کیونکہ عبرت پکڑنے کا حکم سب کے لئے یکساں ہے۔ کہیں فرماتا ہے وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (الاحقاف آیت ۸۷) یعنی ہمیشہ نظر میں رکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا رہا ہے کہیں ارشاد ہوتا ہے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۸۴) یعنی اے انسان دیکھ مجرموں کا انجام کیسا ہوا۔ کہیں اللہ تعالیٰ توجہ دلاتا ہے کہ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ (یونس آیت ۷۴) یعنی دیکھ جن لوگوں کو اس عذاب سے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا۔ اور کہیں وہ خبردار فرماتا ہے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (القصص آیت ۴۱) یعنی دیکھ ظلم کرنے والوں کا انجام کیسا (عبرتناک) ہوا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی نافرمان قوموں کے انجام کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی ان کے انجام سے عبرت پکڑنے کی طرف ضرور توجہ دلائی ہے اور اس لئے دلائی ہے کہ نافرمان قوموں کے انجام کا ذکر کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ کافر اور مومن سب عبرت پکڑیں یعنی اپنے اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ اس میں اپنوں کے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ کسی قسم کی ظلم زیادتی، فساد انگیزی یا اتلافِ حقوق کا شائبہ تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو اس کے بُرے انجام سے ڈریں اور فوراً اس کی اصلاح کی طرف مائل ہوں۔

چونکہ عبرت پکڑنے کے حکم میں مومن اور غیر مومن دونوں ہی مخاطب ہیں اس لئے احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو سابقہ نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی طرف کثرت سے توجہ دلاتے تھے اور اس کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ بخاری کی ایک حدیث سے عبرت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلانے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل کی خوب عکاسی ہوتی ہے۔ وہ حدیث یہ ہے:-

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ أَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے (جب وہ حجر کے مقام سے گزر رہے تھے) فرمایا کہ یہاں کے لوگوں پر عذاب نازل ہوا تھا لہذا تم خوفِ خدا کے ساتھ روتے ہوئے یہاں سے جلدی جلدی گزر جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم پر انہیں کی طرح عذاب نازل ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ مبارک سے مقصد یہی تھا کہ آپؐ صحابہ کرامؓ کو اُس قوم کی نافرمانیوں کی طرف متوجہ کریں جو پہلے وہاں آباد تھی اور خدا تعالیٰ نے اُس کی نافرمانیوں کی وجہ سے اُس پر عذاب نازل کیا تھا تاکہ وہ ان کے ہولناک انجام سے عبرت حاصل کریں اور اِس امر کا ہمیشہ جائزہ لیتے رہیں کہ کہیں وہ نافرمانیاں جن کی وجہ سے سابقہ قوموں پر عذاب نازل ہوا ان میں یا ان کی آئندہ نسلوں میں نہ در آئیں۔ حقیقت یہی ہے کہ اِس قسم کا محاسبہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کے لئے از بس ضروری ہے۔ اگر محاسبہ کا یہ عمل ہر دَور اور ہر زمانہ میں جاری نہ رہے تو نافرمانیوں میں ملوث ہونے کا خدشہ دُور نہیں ہوسکتا۔ اور جب ایک دفعہ نافرمانیاں کسی قوم میں راہ پا جائیں تو پھر وہ پھیلتی اور بڑھتی چلی جاتی ہیں اور وہ قوم اُن کی اِس درجہ عادی ہوجاتی ہے کہ اُن سے چھٹکارا حاصل کرنا اُن کے لئے ممکن نہیں رہتا، حتیٰ کہ رفتہ رفتہ نافرمانی کا احساس ہی یکسر ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی سابقہ نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی بکثرت تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ۵ر اپریل ۱۹۰۲ء کو شریروں اور مفسدوں پر آنے والی پکڑ اور اس سے قبل از نزولِ بلا بچاؤ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

"اگر دنیا داروں کی طرح رہو گے تو اِس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔

بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک گاؤں میں اگر ایک آدمی نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اُس نیک کی رعایت اور خاطر سے اُس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔

جیسے حضرت ابراہیمؑ کا قصہ ہے کہ جب لوط کی قوم تباہ ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک ہی نیک ہو تو کیا تباہ کر دے گا۔ کہا نہیں، آخر ایک تک بھی نہیں کروں گا۔ لیکن جب بالکل حد ہی ہو جاتی ہے تو پھر لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا خدا کی شان ہوتی ہے۔ پلیدوں کے عذاب پر وہ پروا نہیں کرتا کہ ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا اور صادقوں اور راستبازوں کے لئے كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (الکہف آیت ۸۳) کی رعایت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور خضرؑ کو حکم ہوا تھا کہ ان بچوں کی دیوار بنا دو اس لئے کہ ان کا باپ نیک بخت تھا اور اس کی نیک بختی کی خدا نے ایسی قدر کی کہ پیغمبر راج مزدور ہوئے۔ غرض وہ ایسا تو رحیم کریم ہے لیکن اگر کوئی شرارت کرے اور زیادتی کرے تو پھر بہت بُری طرح پکڑتا ہے۔ وہ ایسا غیور ہے کہ اس کے غضب کو دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے۔ دیکھو لوط کی بستی کو کیسے تباہ کر ڈالا۔

اس وقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہی ہو رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لائی ہے۔ تم بہت اچھے وقت آگئے ہو۔ اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو بدلا لو۔ اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دُور کرو۔ تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔"

(الحکم ۲۴ر جون ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۲-۲۶۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہرِ اتم صلے اللہ علیہ وسلم

مکرم مولوی محمد حسین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم

انسانی پیدائش کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنا کر انواع و اقسام کی مخلوقات۔ حیوانات، نباتات اور جمادات پیدا کئے۔ پھر خاتم المخلوقات انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے ان تمام اعلیٰ صفات اور کمالات کا جامع بنایا جو دوسری مخلوقات میں فرداً فرداً ودیعت کئے گئے تھے۔ اور اس پر اپنی جسمانی خلق کا سلسلہ ختم کر دیا۔ کہ اب اس کے بعد اور اعلیٰ مخلوق پیدا نہیں کی جائے گی۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی پیدائش سے خدا تعالیٰ کا مقصود اپنی گوناگوں صفات کو ظاہر کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ باقی تمام مخلوق سے ممتاز کرتے ہوئے انسان کو قدرت کی طرف سے نیکی اور بدی دونوں کی طاقت دی گئی ہے۔ اگر وہ ایک طرف برائی میں ترقی کرتے کرتے حیوانوں سے بھی بدتر ہو سکتا ہے تو دوسری طرف اپنی استعدادوں اور قابلیتوں کو صحیح طور پر استعمال کرتے ہوئے فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کا اس قدر مقرب ہو جاتا ہے کہ اس کا ارادہ خدا تعالیٰ کا ارادہ اور اس کا فعل خدا تعالیٰ کا فعل اور اس کا قول خدا تعالیٰ کا قول ہو جاتا ہے یہی نہیں بلکہ ہر لمحہ اور ہر گھڑی وہ خدا تعالیٰ کے جلال اور قدوسیت کو ظاہر کرنے والا بن جاتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی متعدد صفات جلوہ گر ہوتی ہیں اور وہ کامل طور پر خدا نما ہو کر دوسروں کی راہ نمائی اور ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔ بائیبل میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان اور جانور وغیرہ پیدا کرنے کے بعد فرمایا۔

"ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں" اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔" (پیدائش ۲۶/۱ و ۲۷)

اس کا یہی مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفات کا مظہر بنایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ

کہ خدا تعالیٰ نے آدم کو اپنی شکل پر پیدا کیا۔

نیز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ

کہ میں نے ارادہ کیا کہ دنیا میں میری صفات کا اظہار ہو۔ پس اس مقصد کے لئے میں نے آدم کو پیدا کیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ انسان خدا کی شکل پر پیدا کیا گیا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انسان خدائی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھا سکتا ہے۔

کائنات کا نقطۂ مرکزیہ

کائنات کا نقطۂ مرکزیہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو قرار دیا ہے۔ جبرائیل امین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا۔

یَا مُحَمَّدُ لَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ وَلَوْلَاکَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا

(دیلمی ابن عساکر بحوالہ موضوعات ملا علی القاریؒ)

کہ اے محمدؐ اگر تو نہ ہوتا تو میں جنت و دوزخ اور دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا۔

خدا تعالیٰ نے جب مخلوقات میں سے اشرف المخلوقات کو پیدا کیا تو ضروری تھا کہ اشرف المخلوقات سے اس فردِ کامل کو دنیا پر ظاہر کرتا جس پر تمام انسانی کمالات کا دائرہ ختم ہو جاتا۔

پس کسی انسان کے روحانی کمالات معلوم کرنے کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ کس حد تک خدا تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہے۔ جس قدر خدائی صفات سے وہ متصف ہوگا۔ اسی کے مطابق ہمیں اس کا روحانی مرتبہ تسلیم کرنا ہوگا۔

خدا تعالیٰ کا کامل مظہر

حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ان تمام اخلاق فاضلہ کو اپنے وجود اور اسوہ میں جمع کرنے والے تھے جن کی جھلک ہمیں گزشتہ انبیاء میں مختلف طور پر نظر آتی ہے۔ پس انبیاء ماسبق اور خدا کے وہ پیارے جو بعد میں پیدا ہونے والے تھے۔ ان سب کے اندر بھی اخلاق فاضلہ کی جو جھلک نظر آتی ہے۔ اور جو متفرق طور پر آدم سے لے کر قیامت تک بنی نوع انسان میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ تمام اخلاق ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ہمیں جمع نظر آتے ہیں اسی لئے قرآن کریم نے یہ فرمایا

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم آیت ۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہرِ اتم ہیں۔ ہر نبی جو دنیا کی طرف مبعوث ہوا اور ہر وہ بزرگ متبع جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور جلال کو قائم کیا۔ وہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق مظہر صفاتِ باری بنا لیکن وہ ایک ہی تھے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے پورے طور پر اپنے وجود میں صفاتِ باری کو جذب کیا۔ اور پھر اپنے وجود سے انہیں ظاہر کیا۔ یعنی جن صفات کا تعلق رب العالمین سے ہے آپ ان کا مظہر بنے یہی ایک وجود ہے۔ جسے حقیقی اور کامل عرفان شئون باری عطا ہوا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ٹھہرے۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزند فرماتے ہیں۔

شد عیاں از وے علی وجہ الاتم
جوہرِ انساں کہ بود آں مضمرے
ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
آفتابِ ہر زمین و ہر زماں
رہبرِ ہر اسود و ہر احمرے

جب ہم دنیا کے روحانی مصلحین پر نگاہ ڈالتے ہیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہر پہلو سے ممتاز نظر آتی ہے۔ اگر ایک طرف خدا کی صفات کو دیکھا جائے۔ اور دوسری طرف حضورؐ کی زندگی پر نظر ڈالی جائے۔ تو ان دونوں میں عجیب مشابہت نظر آتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کو نہایت ہی نمایاں طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ جس سے اس امر کا پورا یقین ہو جاتا ہے۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کا کامل مظہر ہونے کے باعث تمام انبیاء اور مرسلین کے سرتاج ہیں۔

ذیل میں خدا تعالیٰ کی چند صفات کا ذکر کر کے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال میں واضح طور پر ان کا جلوہ پایا جاتا ہے۔

صفتِ رب العالمین

خدا تعالیٰ کی ایک بڑی اہم صفت جس کا اثر انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق پر بھی ہے۔ رب العالمین ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بغیر کسی امتیاز کے تمام ملکوں اور تمام قوموں اور پھر تمام قسم کے جانداروں کی پرورش اور ربوبیت کرنے والا ہے۔ اس صفت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی اس صفت کو ہر رنگ میں اپنے وجود باجود میں ظاہر فرمایا ہے۔ آپ کا فیض اس قدر وسیع ہے کہ وہ صرف مذہبی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ سیاسی اور تمدنی پہلو سے بھی ہے۔ اور پھر مجموعی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ افراد پر بھی حاوی ہے۔

مذہبی لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام بانیانِ مذاہب کی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے ان کے پیروؤں سے محبت اور صلح کی بنیاد ڈالی ہے۔

ایک دفعہ ایک یہودی اور ایک مسلمان میں جھگڑا ہو گیا تو آپ نے مسلمان سے فرمایا مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو۔ اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعض خوبیاں بیان فرمائیں یہود و نصاریٰ سے ان کے معاہدات اور عیسائیوں کے وفد کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دینا اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ سنہری اصل پیش کی کہ کوئی قوم یا شخص ذلیل نہیں۔ اور نہ ہی کوئی شخص کسی اچھے خاندان میں پیدا ہونے کے باعث اعلیٰ ہو سکتا ہے بلکہ نیکی اور تقویٰ پر انسانی عزت کی بنیاد رکھی چنانچہ اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہؓ کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا:

لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

کہ اگر فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔

سیاسی پہلو سے یہ بات قابل غور ہے کہ جنگوں میں آپؐ نے بچوں بوڑھوں اور عورتوں کے قتل کو سختی سے منع فرمایا اور پھر جنگ کی حالت میں جب کوئی شخص دشمن کی بات کا اعتبار نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی کہہ دے کہ میں مسلمان ہوتا ہوں تو اس کو مت قتل کرو۔

تاریخ میں یہ واقعہ بیان ہوا ہے۔ کہ کسی دشمن نے ایک صحابی کے سامنے اسلام کا اقرار کر کے اپنے آپ کو بچا لیا۔ لیکن پھر دشمن کی طرف سے مسلمانوں سے لڑائی شروع کر دی۔ اتفاقاً وہ دوسری بار اسی صحابی کے قابو میں آیا تو دوبارہ اسلام کا اعلان کر دیا لیکن انہوں نے اس کی بات کا اعتبار نہ کرتے ہوئے اسے قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپؐ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا هَلْ شَقَقْتَ قَلْبَهُ۔ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ تمدنی لحاظ سے بھی آپ کا فیض اس قدر عام ہے کہ آپؐ یہودی پڑوسیوں کے متعلق بھی حسن سلوک کا اکثر ارشاد فرماتے۔

آپؐ نے ان تمام حالات میں ایسے اعلیٰ اخلاق دکھائے کہ آپ ہر قسم کے لوگوں کے لئے نمونہ ہو کر ان کو فیض پہنچانے والے ہوئے۔ آپؐ کی ربوبیت کا فیض صرف نسل انسانی تک ہی محدود نہیں بلکہ غیر ناطق یعنی جانور بھی اس سے بہرہ مند ہوئے:

احادیث میں آتا ہے کہ ایک انصاری کے باغ میں آپؐ نے ایک اونٹنی کو دیکھا۔ کہ وہ بھوکی تھی۔ اس پر آپؐ نے اس انصاری کو ملامت کی اور اونٹنی کی کوہان پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا۔ ایک گدھے کے منہ پر داغ دیا ہوا دیکھ کر ایسا کرنے سے منع کیا۔ اور فرمایا کہ منہ نازک جگہ ہے۔ داغ دینا ہو تو ٹانگ وغیرہ پر دینا چاہیئے۔ جانور کو تیز چھری سے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرنے سے روکا۔ جانوروں سے حسن سلوک موجب ثواب قرار دیا۔ اس کی تائید میں ایک فاحشہ عورت کا واقعہ سنایا جو کتے کو موزے سے پانی پلانے کی وجہ سے جنت میں چلی گئی۔

اسی طرح جانوروں پر ظلم کو گناہ قرار دیا اور اس کی تائید میں اس عورت کا واقعہ سنایا۔ جو بلی کو بھوکا مارنے کی وجہ سے دوزخ میں چلی گئی۔ ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ جنگل کی کبوتری کے بچوں کو چھوڑ دے کیونکہ ان کی ماں بے تاب تھی۔ غرض آپؐ کی پاکیزہ زندگی کا جس قدر بھی مطالعہ کیا جائے۔ اس امر کا یقین زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ کہ آپؐ خدا تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے کامل مظہر تھے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یہ جلیل القدر خطاب عطا فرمایا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

یعنی ہم نے تجھے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

غفور اور رحیم کی صفات

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ دونوں صفات بھی بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔ دشمن سے دشمن بھی ان تاریخی واقعات کا انکار نہیں کر سکتا۔ کہ آپؐ نے اپنے بڑے قصوروار کو معاف کیا۔ جنہیں اور کوئی انسان ان حالات میں معاف کرنے پر تیار نہ ہوگا۔ اس سے کس کو انکار ہے کہ دعوئے نبوت کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مٹھی بھر تابعین کو سخت تکلیفیں دی گئیں۔ اور پھر تیرہ سال تک مظالم برداشت کرنے کے بعد آپؐ اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ تو پھر بھی دشمن نے پیچھا نہ چھوڑا۔ اور وہاں بھی جا پہنچا۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپؐ کی ہر طرح حفاظت فرمائی۔ اور چند سال کے بعد اسی مکہ میں آپ مظفر و فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ تو آپؐ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنے جانی دشمنوں کو کہا جاؤ میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں اور ہمیشہ اپنے قصوروار کو معاف فرمایا۔ حضور علیہ السلام کے رحم اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر طائف کا واقعہ بھی خاص روشنی ڈالتا ہے۔ جب آپؐ مکہ والوں سے مایوس ہو کر طائف والوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے آپؐ سے نہایت بے رحمی کا سلوک کیا۔ آپؐ پر اس قدر پتھر پھینکے کہ جب آپؐ شہر سے باہر نکلے تو ٹخنوں سے خون جاری تھا۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فرشتہ نے حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا اس قوم پر عذاب نازل کیا جائے۔ حضورؐ نے ان کی لاعلمی کا اظہار فرما کر انکی ہدایت کے لئے دعا کی اور ہلاک نہ کرنے کی خواہش کرتے ہوئے فرمایا۔ ممکن ہے ان کی اولاد میں سے کوئی صداقت قبول کرنے والا ہو۔

قدوسیت کی صفت

اس صفت کو بھی ہمارے آقا نے کامل طور پر اپنے وجود میں ظاہر فرمایا۔ ملک میں ہر قسم کے معاصی عام ہونے کے باوجود آپؐ بچپن سے ہی اس قدر مطہر تھے کہ آپؐ کو جوانی کی عمر میں صدوق اور امین کے خطاب سے مخاطب کیا جانے لگا۔ پھر جب آپؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقام نبوت پر کھڑا کیا گیا اور آپؐ نے مکہ کے تمام قبائل کے نمائندوں سے اپنے متعلق دریافت کیا تو سب نے جواب دیا۔ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا۔ یعنی آپؐ کو کبھی ہم نے جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔ آپؐ کے شدید دشمن کی شہادت ہے۔ لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ مَا جِئْتَ۔ ہم آپؐ کو جھوٹا نہیں کہتے بلکہ جو تعلیم آپؐ لائے ہیں ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں آپؐ کی دعویٰ سے قبل کی پاکیزہ زندگی کو آپؐ کی صداقت کا معیار قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو انکار کرنے والوں سے کہہ دے۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

یعنی تم میں کافی مدت رہا ہوں کیا تم اس سے میری صداقت اور راستبازی کا اندازہ نہیں لگا سکتے

صفت غناء

اللہ کی اس صفت کے بھی آپؐ کامل مظہر تھے۔ ایک اعرابی نے ایک درخت کے سایہ میں آپؐ کو اکیلے لیٹے ہوئے پا کر آپؐ پر تلوار کھینچ لی۔ اور آپؐ کو بالکل اپنے قبضہ میں خیال کر کے دریافت کیا کہ اب آپؐ کو تجھے کون بچا سکتا ہے؟ تو حضورؐ نے تمام ظاہری سامانوں کی احتیاج سے پاک ہونے کے باعث جواب میں صرف اللہ فرمایا۔ یہ سنکر اس شخص کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ غزوہ حنین میں سارا لشکر بھاگ گیا حضور علیہ السلام نے تن تنہا دشمن کی طرف اپنی سواری بڑھا کر فرمایا۔

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

یعنی خدا کا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

ان تمام واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ کو کوئی احتیاج تھی تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات کی تھی۔ ورنہ باقی تمام اشیاء سے آپ مستغنی تھے۔

صفت رازقیت

صفت رازقیت کو بھی حضورؐ نے اپنے آپ میں پورے طور پر نمایاں کیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپؐ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی گئی کہ آپؐ نے اس کے جواب میں لا (نہیں) کہا ہو۔ خود بھوکے رہ کر سائل کو کھانا دیتے آپؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص قرضہ چھوڑ جائے تو اس کا قرضہ میں ادا کروں گا۔ اور اگر کوئی جائداد چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہوگی۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات ہیں آپؐ ان تمام صفات کے مظہر اتم تھے۔ مندرجہ بالا چند ایک واقعات اور مثالوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر اپنی ہر چیز کو قربان کر کے دوسروں کے آرام و آسائش کی فکر میں رہتے تھے۔ آپؐ نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی تمام خواہشات آرام و آسائش اور احساسات کو قربان کر کے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا کامل نمونہ دکھایا۔ اور اس طرح اپنے وجود کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوہ گاہ بنے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تمہارا سب سے بڑا مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ خواہ کتنا ہی چھوٹا سہی مگر بہر حال تم اپنے دائرہ میں چھوٹے محمد بن جاؤ۔ جس دن تم میں سے ہر شخص اپنے آپ کو ایک چھوٹا محمد بنانے کی کوشش کرے گا جس دن تم اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر بن جاؤ گے اور جس دن تمہاری زندگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی جھلک پیدا ہو جائے گی۔ دنیا سمجھنے لگے گی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور تمہارے اعمال اخلاق اور کردار کو دیکھ کر اسکے دل میں تمہاری محبت بڑھتی چلی جائیگی اور تم ایک زندہ اور مجسم نمونہ ہو گئے

تم چلتی پھرتی تبلیغ ہو گے تم دنیا کے راہنما اور راہبر ہو گے تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ کی طرف دنیا کو کھینچ کر لانے والے ہو گے اور وہ لوگ بھی آخر تمہارے نمونہ کو دیکھ کر بیتاب ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ جب تک ہم سب سے بڑے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیں ہم صبر نہیں کر سکتے۔ تب دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم ہو جائے گی اور تمام بنی نوع انسان آپؐ کی غلامی میں شامل ہو جائیں گے۔"

(تقریر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء بحوالہ سیر روحانی جلد ۲ صفحہ ۷۶-۷۵)

اگر ہم حضور علیہ السلام کے نمونہ کو ہر وقت سامنے رکھیں تو ایک بے نظیر جنت نما اسلامی معاشرہ قائم ہو سکتا ہے اور یہ کام صرف منہ کی پھونکوں سے نہیں ہو گا بلکہ عمل کرنے سے ہو گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"پس تم وہ اعمال بجا لاؤ جن کا نمونہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سامنے رکھا ہے تمہارے لئے نجات کا سوائے اس کے کوئی ذریعہ نہیں کہ تم اپنے دل پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچو اور اپنے آپ کو انہی جیسا بنانے کی کوشش کرو بلکہ تمہارے لئے تو اس زمانہ میں اور بھی آسانی ہو گئی ہے کیونکہ وہ تصویر جو مٹ چکی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس کو دوبارہ روشن کر دیا ہے۔ مٹی ہوئی تصویر سے نقشہ کھینچنا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر تصویر پر دوبارہ رنگ پھیر دیا جائے تو نقشہ اتارنے میں کوئی دقت پیش نہیں آ سکتی۔"

(تقریر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء قادیان)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور قرآن کریم *

* کی حکومت دنیا پر قائم کر دے۔ دنیا کی ظلمتیں اور تاریکیاں مٹ جائیں اور دنیا میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور باقی رہے۔ (آمین)

عائلی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ملک محبوب احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

"وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔"

یعنی اپنی عورتوں کے ساتھ حسن و احسان سے زندگی گزارو۔ اس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی:۔

"خیرکم خیرکم لاھلہ"

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کا مرقع تھے اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

"اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ"

اور اس کے ساتھ امت محمدیہ کو یہ نصیحت کی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہترین اسوہ ہیں جیسے فرمایا:۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

چنانچہ اس حسین و جمیل اسوہ کا ایک پہلو عائلی زندگی کا ہم بنظر غور مطالعہ کریں تو ہمیں آپ کی زندگی مثالی اور لاجواب نظر آتی ہے۔

آپؐ کے عقد میں جو ازواج مطہرات آئیں ان میں سوائے حضرت عائشہؓ کے کوئی بھی کنواری نہ تھی بلکہ سب مطلقہ یا بیوہ تھیں لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے جس حسن معاشرت کا سلوک کیا اس کی وجہ سے ان کے دل میں ہر وقت آپؐ کی محبت سے لبریز رہتے۔ جب بھی حضورؐ گھر تشریف لاتے تو خندہ پیشانی سے اپنی ازواج سے پیش آتے۔ کسی بات پر خفگی کا اظہار نہ فرماتے۔

ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ کا اتنا حسین سلوک تھا کہ ہر ایک یہ خیال کرتی کہ مجھ سا سلوک کسی سے نہیں کرتے۔ عورتوں کے پانی پینے کے برتن میں خود پانی پی لیتے بلکہ بقیہ پانی اور کھانا تناول فرما لیتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے کام کاج میں مدد فرماتے اور ان کی خوشنودی اور رضا کا خیال رکھتے۔ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو گوشت بھجوا دیتے اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کا اکثر ذکر فرماتے۔ اس بات پر مجھے اکثر رشک آتا تھا۔ اگر ازواج مطہرات سے خلاف طبیعت کوئی فعل سرزد ہو جاتا تو اس سے درگزر فرماتے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں ان کی زندگی بھی کامیاب عائلی زندگی کے لئے ایک روشن دلیل ہے آپؑ نے بھی کبھی اپنے گھر میں عورتوں یا بچوں کو نہ ڈانٹا اور نہ ہی درشتی کا اظہار کیا۔ ایک دفعہ آپؑ کے سامنے کسی صاحب کا ذکر ہوا کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے تو آپؑ نے فرمایا:۔

"ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہیئے۔"

آپؑ اپنی بیوی سے اتنی قدر حسن سلوک سے پیش آتے کہ گھر کی خادمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ:۔

"مرزا بیوی دی گل بڑی منیندا اے"

(یعنی مرزا بیوی کی بات بہت مانتا ہے)

ایک دن حضورؑ نے فرمایا:۔

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہیئیں۔"

اور فرمایا:۔

"ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا (ہے) اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"

(سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحبؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے کچھ سختی کا رویہ اختیار کیا اس پر حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبد الکریم کو۔ خذوا الرفق فان الرفق راس الخیرات نرمی کرو۔ نرمی کرو تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔"

(اربعین ۳ صفحہ ۳۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہو بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۱۷)

مرد اور عورت ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں تو مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی صحیح رنگ میں مومنات بنیں اور اپنے فرائض کو نبھانے کی کوشش کریں جیسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:۔

"خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۷۷)

مختلف مقامات پر

جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

لاہور

جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۲۳ مارچ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر میں جلسہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کی خصوصی اجازت حاصل کی گئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مولوی نذیر احمد صاحب راجپوری نے کی۔ اور نظم مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے ع

"کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب معلم وقف جدید نے ضرورت الامام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے بارہ میں مدلل تقریر فرمائی۔ اور فعال جماعت کے قیام اور غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر روشنی ڈالی

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمایاں کارناموں یعنی خدمت اسلام۔ غیروں کے اعتراضات کا مدلل جواب۔ نفاذ شریعت۔ آپ کے مسلسل دینی جہاد پر نہایت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے قرآن کریم کی آیت هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ ...... کی روشنی میں نہایت دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور کے ذریعہ غلبہ اسلام کی مہم۔ خصوصی خدمات اسلام۔ غیروں کے اعتراف۔ نثر و نظم میں برتر کلام جیسے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

آخر میں مکرم امیر جماعت احمدیہ لاہور چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارہائے نمایاں پیش فرمائے۔ گمنام بستی سے خدمت اسلام کا آغاز بہ ارشاد الٰہی۔ سادگی۔ دعویٰ سے پہلے کی زندگی۔ حضورؑ کا صبر وغیرہ پہلوؤں پر نہایت دلچسپی سے روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ لاہور)

وہاڑی

جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی کی جانب سے ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء کو وہاڑی میں یوم مسیح موعودؑ کی تقریب سعید میں منعقدہ تربیتی اجلاس کی نمایاں کامیابی۔ نتیجہ ہے خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور آپ کے مخلصانہ تعاون کا۔ اس پذیرائی کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور آئندہ بھی اخلاص مندانہ تعاون کی توقع رکھتے ہیں۔

مقررین کرام نے حسن خطابت سے سامعین کے دل جیت لئے۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ابتداء میں حسن قرات سے سامعین کی توجہ کو جذب کر لیا اور آیات قرآنی کو گویا دلوں میں اتار دیا۔ خطابت میں بھی ان کا انداز چاند کی سی ٹھنڈک اور ستاروں کی سی روشنی لئے تھا۔ سادہ اور موثر۔

مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب یالگیری کے پیرایہ اظہار میں سادگی صفائی قدرت کلام۔ بزرگانہ شفقت اور جذبے کی سچائی صاف عیاں تھی وہ حاضرین کو اپنی گود میں لے کر باتیں کرتے دکھائی دیتے تھے۔

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے شرائط بیعت بیان کرتے ہوئے اطاعت امیر اور روح قربانی کو کچھ اس انداز سے اجاگر کیا کہ مجمع پر رقت طاری ہو گئی۔

اجلاس میں غیر از جماعت اور مسیحی دوستوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ انہوں نے مقررین کی شرافت و متانت پر تعجب کا اظہار کیا اور بے اختیار کہا کہ یہ پہلا دینی اجتماع دیکھا ہے جس میں زبان و بیان کی پاکیزگی کو اس درجہ ملحوظ رکھا گیا ہے وہ حیرت کرتے تھے کہ اپنے مخالف کو گالی دیئے بغیر بھی تقریر دل پذیر ہو سکتی ہے۔

(عبدالرحیم کھیڑہ۔ وہاڑی)

گوجرانوالہ

مورخہ ۲۳ مارچ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔

تلاوت ونظم کے بعد مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب صابر نے تقریب کا تعارف کرایا اور مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ نے پیشگوئی مسیح موعودؑ کا پس منظر اور پیش منظر بیان فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بزرگان امت کے کشوف اور پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور موجودہ زمانہ کے اہل علم و نظر اصحاب کے خیالات حسنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں پیش فرمائے

آخر میں مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے صدارتی کلمات میں حضرت امام زمان مسیح موعود علیہ السلام کے محاسن بیان فرماتے ہوئے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؑ کے ارشادات پر پوری طرح عمل کرنے اور اسلام کے غلبہ کے مشن کو بہتر سے بہتر طور پر نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(سیکرٹری اصلاح وارشاد گوجرانوالہ)

سرگودھا

۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ سرگودھا شہر میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا

مکرم محبوب احمد صاحب جنجوعہ نے تلاوت فرمائی اور مکرم میجر محمود احمد صاحب نے نظم پڑھی

بعد ازاں مکرم ادریس احمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

آخر میں صاحب صدر محترم سعید احمد صاحب نے صدارتی خطاب کیا اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ!

(عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ۔ سرگودھا)

ٹیکسلا

یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں مورخہ ۲۳ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر اجلاس منعقد ہوا۔ اور چار بجے تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احباب جماعت خدام۔ انصار۔ اطفال۔ لجنات اور ناصرات نے اس میں حصہ لیا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی نظمیں اردو۔ عربی اور فارسی میں پڑھی گئیں اور ان کا ترجمہ بھی پڑھا گیا۔

دس احباب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ مربی سلسلہ مقیم واہ کینٹ محترم میاں عبدالحی صاحب نے آخر میں نہایت دلکش انداز میں حضرت مسیح موعودؑ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں دعا کے ساتھ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا)

جہلم

۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بیا محلہ جہلم میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا جلسہ کا اعلان نماز جمعہ میں کرایا گیا تھا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت اور اس پر عمل پیرا ہونے اور حضورؑ کی بعثت کے متعلق مختصر طور پر عرض کی۔

بعدہ مکرم ملک اکرام الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ پھر مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

آخر میں مکرم سید مبشر ہارون شاہ صاحب نے تقریر کی اور خاکسار نے حضور کے کارناموں پر مفصل طور پر تقریر کی اور پھر دعا کرائی۔

دعا کے ساتھ ہی جلسہ بخیر وعافیت اختتام پذیر ہوا۔

(امیر جماعت احمدیہ۔ جہلم)

۵

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور انہیں پاکیزہ بناتی ہے۔

قائدین مجالس سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندہ کے نام سے جلد تر مرکز کو مطلع فرمائیں!

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۰ فروری تا ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء

(۶)

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کے علاج وغیرہ کیلئے رقوم عطایا بھجوائی ہیں۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۲۷۷- مکرم ملک مطیع الرحمٰن صاحب	دارالذکر	لاہور	۱۰ــ۰۰
۲۷۸- 〃 اظہر سلطان صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۷۹- 〃 رانا عبدالرؤف صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۰- 〃 محمد خان مسرور ساہیوال (بذریعہ والدین چوہدری نور احمد صاحب و ناصرہ بیگم صاحبہ)	〃	〃	۱۲۰ــ۰۰
۲۸۱- مکرمہ انجم شیخ صاحبہ اہلیہ شیخ رفیق احمد صاحب لیبیا	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۲- مکرمہ مظفرہ ظفر صاحبہ	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۳- مکرم شیخ رفیق احمد صاحب لبیا	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۴- مکرمہ شمیم طاہرہ صاحبہ اہلیہ لطف المنان خان صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۵- 〃 عائشہ بنت 〃	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۶- 〃 رشیدہ 〃	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۷- مکرم طلحہ فرزند 〃	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۸- 〃 حارث 〃	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۸۹- 〃 ڈاکٹر شاہد خلیل صاحب	〃	〃	۱۰۰ــ۰۰
۲۹۰- 〃 حکیم عبدالرحیم صاحب	مصری شاہ	〃	۱۵ــ۰۰
۲۹۱- 〃 مرزا عبدالکریم صاحب	اسلامیہ پارک	〃	۱۰ــ۰۰
۲۹۲- 〃 میجر ملک محی الدین صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۹۳- 〃 سردار حفاظت احمد صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۹۴- مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد عبدالقادر صاحب	نیلہ گنبد	〃	۵۰ــ۰۰
۲۹۵- مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۲۹۶- مکرمہ نعیمہ جمیل صاحبہ	〃	〃	۲۵ــ۰۰
۲۹۷ 〃 اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب و عامر وحید ابن	〃	〃	۲۵ــ۰۰
۲۹۸- مکرم عبدالوحید صاحب فاروقی	سول لائن	〃	۱۰۰ــ۰۰
۲۹۹- مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ملک سعید احمد صاحب	〃	〃	۲۵ــ۰۰
۳۰۰- مکرم احمد نجیب صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۰۱- 〃 کرنل تقی الدین احمد صاحب	〃	〃	۲۰ــ۰۰
۳۰۲- 〃 ملک عبدالحئی صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۰۳- مکرمہ اسامہ بی صاحبہ	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۰۴- 〃 صبیحہ بی صاحبہ	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۰۵- مکرم نعیم احمد صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۰۶- 〃 تنویر الاسلام صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۰۷- 〃 منصور جمیل صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۰۸- مکرمہ بیگم صاحبہ این۔ ایم۔ خان	〃	〃	۷۰ــ۰۰
۳۰۹- مکرم ملک عبدالمالک خان صاحب	〃	〃	۲۲ــ۰۰
۳۱۰- میاں عبدالحکیم صاحب	مغلپورہ	〃	۲۰ــ۰۰
۳۱۱- مکرمہ لئیقہ عالم صاحبہ	〃	〃	۵۰ــ۰۰
۳۱۲- مکرم عبدالرشید صاحب طارق	〃	〃	۵۰ــ۰۰
۳۱۳- مکرم صوفی عبدالمجید صاحب میرپور	مغلپورہ	لاہور	۱۵ــ۰۰
۳۱۴- مکرمہ فرزانہ تبسم صاحبہ	ماڈل ٹاؤن	〃	۸۰ــ۰۰
۳۱۵- 〃 مسز ایس اے رحمان صاحبہ	〃	〃	۱۰۰ــ۰۰
۳۱۶- مکرم شفیق احمد ملک صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۱۷- 〃 رفیق احمد ملک صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۱۸- مکرمہ مسز ہمایوں صاحبہ	〃	〃	۱۵۰ــ۰۰
۳۱۹- مکرم سلطان ہارون صاحب	〃	〃	۵۰ــ۰۰
۳۲۰- 〃 عبدالرحمٰن صاحب شاہجہانپوری	〃	〃	۲۰ــ۰۰
۳۲۱- 〃 خان عزیز محمد خان صاحب	سمن آباد	〃	۲۰ــ۰۰
۳۲۲- 〃 خواجہ عبدالرشید صاحب افریقوی	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۲۳- 〃 سلیم احمد صاحب (کراچی)	〃	〃	۵۰ــ۰۰
۳۲۴- مکرمہ بیگم صاحبہ سرور احمد صاحب	〃	〃	۲۰ــ۰۰
۳۲۵- مکرم محمود احمد صاحب	〃	〃	۱۵ــ۰۰
۳۲۶- مکرمہ والدہ صاحبہ زرتشت منیر صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۲۷- مکرم ملک مبارک صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۲۸- مکرم منصور احمد صاحب انور منجانب عاشق حسین بھٹی صاحب بھاٹی گیٹ لاہور			۲۰ــ۰۰
۳۲۹- 〃 محمود احمد صاحب ظفر	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۳۰- مکرمہ امۃ المتین طاہرہ صاحبہ	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۳۱- مکرم ملک محمد صدیق صاحب	〃	〃	۵۰ــ۰۰
۳۳۲- مکرمہ بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ فیصل آباد	وحدت کالونی	〃	۴۰ــ۰۰
۳۳۳- مکرم حفیظ اللہ صاحب	〃	〃	۲۰ــ۰۰
۳۳۴- مکرمہ سردار بیگم صاحبہ	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۳۵- مکرم انعام اللہ صاحب	دہلی گیٹ	〃	۱۰ــ۰۰
۳۳۶- 〃 اظہار احمد صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۳۷- مکرمہ زینت ماجد صاحبہ	رحمان پورہ	〃	۵۰ــ۰۰
۳۳۸- مکرم ڈاکٹر غلام نبی صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۳۹- 〃 اظہر احمد صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۴۰- 〃 محمد اکرم شمس صاحب	بھاٹی گیٹ	〃	۱۰ــ۰۰
۳۴۱- 〃 کلیم اللہ صاحب	〃	〃	۱۵ــ۰۰
۳۴۲- مکرمہ ڈاکٹر راحیلہ صاحبہ بنت میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر لاہور چھاؤنی			۵۰ــ۰۰
۳۴۳- 〃 بیگم بلقیس صاحبہ اہلیہ اخوند فیاض احمد صاحب		〃	۲۰ــ۰۰
۳۴۴- 〃 قانتہ صالح صاحبہ بنت سیٹھ محمد صالح صاحب مرحوم		〃	۱۰۰ــ۰۰
۳۴۵- مکرم انور رؤف صاحب		〃	۱۰ــ۰۰
۳۴۶- 〃 شیخ لطف الرحمٰن صاحب		〃	۲۵ــ۰۰
۳۴۷- مکرمہ نزہت ناہید صاحبہ دختر چوہدری محمد اسلم صاحب بنگوی کینال پارک لاہور			۵۰ــ۰۰
۳۴۸- مکرم زاہد نصیر ابن ڈاکٹر نصیر احمد شیخ صاحب دارالذکر		〃	۲۰ــ۰۰
۳۴۹- 〃 ملک عبدالحمید عامر صاحب	〃	〃	۲۰ــ۰۰
۳۵۰- 〃 ملک عبدالسمیع سہیل صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۵۱- 〃 محمد افضل حیمیہ صاحب	مزنگ	〃	۱۰ــ۰۰
۳۵۲- 〃 طاہر محمود احمد صاحب	〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۵۳- مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ محمد عبداللہ صاحب باجوہ		〃	۱۵ــ۰۰
۳۵۴- 〃 فہمیدہ بیگم صاحبہ چک نمبر ۲۷۵ ضلع مظفر گڑھ			۱۰۰ــ۰۰
۳۵۵- مکرم عبدالقیوم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ کالا گجراں ضلع جہلم			۱۰۰ــ۰۰
۳۵۶- 〃 محمد اکرم صاحب ولد میاں بشیر محمد صاحب جھنگ صدر			۵۵ــ۰۰
۳۵۷- 〃 کریم احمد منیر صاحب و اہلیہ صاحبہ		〃	۲۱ــ۰۰
۳۵۸- مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ لندن		〃	۵۵ــ۰۰
۳۵۹- مکرم لئیق احمد صاحب و نعیم احمد صاحب		〃	۲۰ــ۰۰

(باقی)

مبلغِ اسلام محترم محمد شفیق قیصر کی وفات پر

تحریکِ جدید انجمن احمدیہ کی قراردادِ تعزیت

تحریکِ جدید انجمن احمدیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳ر اپریل ۱۹۷۹ء میں مبلغِ اسلام محترم محمد شفیق قیصر کی وفات پر ایک قرارداد پاس کرکے دلی غم واندوہ کا اظہار کیا اور ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔ قرارداد کا متن درج ذیل ہے:۔

"ہم ممبران تحریکِ جدید انجمن احمدیہ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مولوی فاضل شاہد کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔

مکرم قیصر صاحب مکرم ومحترم منشی محمد صادق صاحب سابق مختارِ عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے فرزند تھے۔ انہوں نے ۱۹۶۴ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد پاس کیا اور اسکے بعد آپ کو مشرقی افریقہ میں یوگنڈا کے ملک میں برائے تبلیغ بھجوایا گیا جہاں آپ نے کامیابی سے تقریباً ایک سال فریضۂ تبلیغ ادا کیا لیکن وہاں آپ بہت بیمار ہوگئے جس کی وجہ سے آپ کو واپس پاکستان آنا پڑا۔ یہاں پر آپ کو وکالتِ تبشیر کے محکمہ تصنیف میں ۱۹۷۰ء میں متعین کیا گیا جہاں آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی اور ذمہ داری سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی فرض شناسی کی وجہ سے وکیل التعلیم صاحب کی غیر حاضری میں کچھ عرصہ کے لئے قائمقام وکیل التعلیم کا اہم عہدہ بھی سپرد کیا گیا اور اس کے علاوہ نائب وکیل التبشیر (تصنیف) کے طور پر بھی آپ نے کچھ عرصہ کام کیا اور یہ سب فرائض آپنے بڑی ذمہ داری سے نبھائے۔

آپ خدام الاحمدیہ کے بڑے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ وفات کے وقت آپ مجلس کے نائب صدر تھے۔ مجلس کے رسالہ تشحیذ الاذہان کے کئی سال سے ایڈیٹر تھے۔ قرآن پبلیکیشنز کمپنی کے آپ مینیجنگ گورنر تھے اور قرآن کریم کی طباعت کے سلسلہ میں آپ چند ماہ قبل ہانگ کانگ تشریف لے گئے تھے۔ اب دوبارہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیشِ نظر ہانگ کانگ تشریف لے گئے جہاں آپ نے قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں بعض امور سرانجام دینے تھے۔ راستہ میں آپ جماعت برما کے بعض کاموں کی تکمیل کے لئے ٹھہرے اور ان کاموں کی کامیابی سے تکمیل کے بعد آپ رنگون کے علاوہ جماعت مانڈلے دیکھنے تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ کو موٹر کا حادثہ پیش آگیا جس کے بعد آپ کو رنگون لایا گیا لیکن آپ زخموں کی تاب نہ لاسکے اور جنرل ہسپتال رنگون میں ۲۲ر اور ۲۳ر مارچ کی درمیانی شب گیارہ بجے مولائے حقیقی سے جا ملے اور یوں شہادت کا رتبہ پایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مکرم شفیق صاحب بہت علم دوست، فاضل اور نہایت فرض شناس کارکن تھے۔ کتابوں سے گویا عشق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالہ جات گویا حفظ تھے۔ جب بھی کوئی کام اُن کے سپرد کیا گیا نہایت ذمہ داری اور کامیابی کے ساتھ نبھایا۔ اُن کی وفات سے بہت بڑا خلاء پیدا ہوا ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلاء کو پورا فرمائے اور مکرم شفیق صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کی اہلیہ، بچوں اور دیگر سب عزیزوں اور رشتہ داروں کو صبرِ جمیل دے اور ہر حال میں اُن کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

(سیکرٹری مجلس تحریکِ جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بچی عزیزہ صفیہ بیگم سلمہا کا نکاح ہمراہ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم سکنہ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر میرے مکان واقع محلہ فیکٹری ایریا ربوہ میں مکرم غلام احمد خاں صاحب ظہور نے مورخہ ۲۹/۱/۷۹ء کو پڑھا۔ دوسرے روز صبح رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی جس میں احبابِ محلہ کی کثیر تعداد نے شمولیت فرمائی اور بچی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احبابِ جماعت اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) غلام حسین بھٹی ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب محلہ فیکٹری ایریا ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ : رہائش ۳۰۶۲۹ : فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۱۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاع
جائیداد کی خرید وفروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔
فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی
سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)
فیصل آباد
فون نمبر
دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں
گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ
مشیر قانونی۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کوٹھی، مکان، پلاٹ۔ زرعی زمین کی خرید وفروخت کے لئے فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ، ربوہ
آپ کا مخلص، مستعد، معاون ادارہ